بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یا قیوم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیّدنا ومولینا وحبیبنا محمّدن النّبی الامّی وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ۔ یاحیّ یاقیّوم

فضائلِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت ۳۰۱

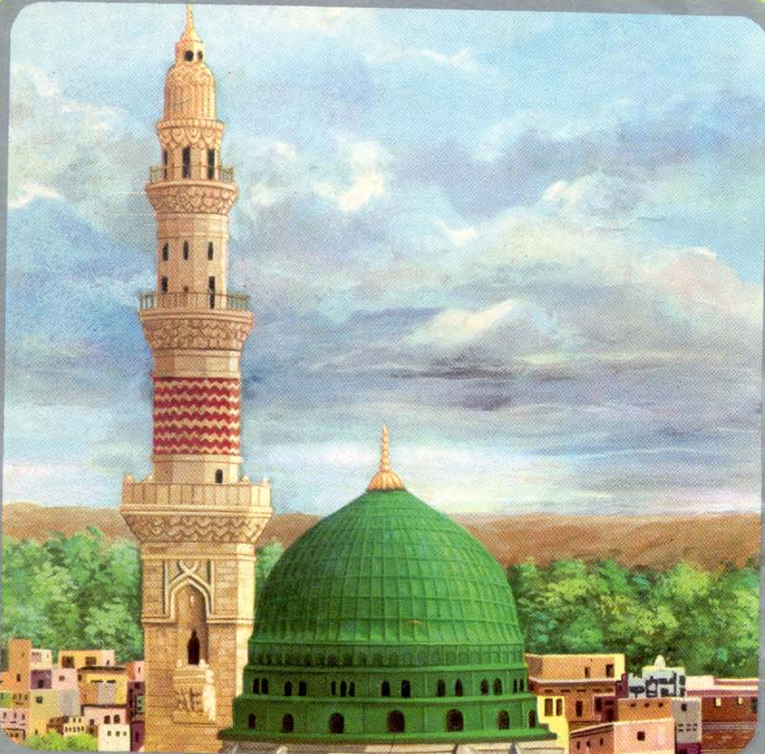

کرۂ ارض پر بسنے والے تمام مُسلمان بھائی آپس میں مُتّحد ہوں۔ یاحیّ یاقیّوم آمین

ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المہاجر الی اللّٰہ والمتوکّل علی اللّٰہ العظیم

المقام النجّاف الصحّاف المقبول المصطفین ◎ دارالاِحسان فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

◎

یہ درُود شریف اور استغفار حضرت خواجۂ خواجگان سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

کا عمل اور سلسلہ عالیہ

قادریّہ رض، مجدّدیّہ رض، غفوریّہ رض، رحیمیّہ رض، کریمیّہ رض، امیریّہ رض

کا موروثہ درُود شریف ہے

دارُالاحسان کا ہر عقیدت مند اور طالب اس کی مداومت کو اپنے اوپر لازم قرار دے، حسبِ قوّت اور گنجائشِ وقت اسکے پڑھنے کی تعداد خود ہی مقرر کرلیں۔ مثلاً ہر نماز کے بعد کم از کم گیارہ ۱۱ بار ضرور پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد یا تہجد و فجر کے بعد کثرت سے پڑھیں مثلاً ایک سو ۱۰۰ بار، یا تین سو ۳۰۰ بار، یا پانسو ۵۰۰ بار یا اس سے بھی زیادہ بار۔ صرف ایک بات یاد رکھیں کہ جو تعداد ایک بار مقرر کریں، اُس پر مداومت رکھیں!

"مُدیرِ اعلیٰ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

قُل

عِشقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

مَذهَبِى وَحُبُّهُ مِلَّتِى

وَطَاعَتُهُ مَنزِلِى !

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ یا حی یا قیوم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولٰنا وحبیبنا **محمد** النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت ۳۰۱

فضائلِ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابوانیس **محمد برکت علی** لودھیانوی عفی عنہ

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

المقام النجاف لصحاف المقبول المصطفینؑ

المستفیض **دارالاحسان** چک ۲۴۲ ر ب (دسوھہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان

فون نمبر: ۴۶۶۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حی یا قیوم

امروز سعید و مسعود و مبارک

چہارشنبہ ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ ہجری

طبع : ـــــــ اوّل

مطبع : ـــــــ نثار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ لاہور

طابع : ـــــــ دارالاحسان، فیصل آباد

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان فون نمبر ۴۶۶۰۰

فضائل بسم الله الرحمن الرحيم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فضیلت کا بیان

اثر التسمية
بسم اللہ کی تاثیر

حدثنا عبد الله حدثني ابي
ثنا عفان ثنا شعبة عن عاصم
الاحول عن ابي تميمة عن
رديف النبي صلے الله عليه وسلم
او عن رجل عن ردف النبي
صلے الله عليه وسلم انه كان
على حمار فعثر فقال الذی

حضرت عبداللہ، ان کے والد، عفان
شعبہ، عاصم احول، ابو تمیمہ، جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
سوار ہونے والے ایک شخص سے یا جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سواری
کے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے
روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

خلفه تعس الشیطان فقال	صلے اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے
لا تقل تعس الشیطان فانك	اُس نے ٹھوکر کھائی تو جو پیچھے تھا
اذا قلت تعس الشیطان تعاظم	اُس نے کہا شیطان اندھا ہو۔
وقال بعزتی صرعتك و اذا قلت	آپ ؐ نے فرمایا یہ نہ کہو شیطان
بسم اللہ تصاغر حتی یصیر مثل	اندھا۔ کیونکہ یہ کہنے سے وہ بڑائی
ذباب۔	میں آجاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اپنے
	غلبے سے تجھے پچھاڑا ہے اور جب تو
مسند الامام احمد بن حنبل	بسم اللہ کہے تو اتنا چھوٹا ہو جاتا ہے
الجزء الخامس صفحہ ۷۱	جیسے مکھی۔

❀

اَخبَرَنَا حنظلۃ بن عبد اللہ	حضرت حنظلہ بن عبد اللہ رضؓ شہر بن حوشب رضؓ
عن شہر بن حوشب عن ابن	حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے
عباس من ترك بسم اللہ	کہ جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ترک
الرحمٰن الرحیم فقد ترك مائۃ	کیا گویا اُس نے اللہ کی کتاب میں سے

واربع عشرة ابية من كتاب الله۔ ایک سو چودہ آیتوں کو ترک کر دیا۔

تفسیر الکشاف الجزء الاوّل صفحہ ۱

❀

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل امر ذی بال لا یبدأ فیه بسم الله الرحمن الرحیم اقطع

رواه عبد القادر الرهاوی فی الاربعین

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۱۳۹ شمار ۲٤۹۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ذی شان کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نہ شروع کیا جائے ادھورا اور بے برکت ہوتا ہے۔ اسے عبدالقادر رہاویؒ نے "اربعین" میں روایت کیا ہے۔

❀

عن ابی جعفر معضلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

حضرت ابوجعفر سے معضلاً روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مفتاح کل کتاب -
رواہ الخطیب فی الجامع
کنز العمال الجزء الاوّل ص۱۳۹ شمار ۲۴۹۶

نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہر کتاب کی چابی ہے -
اسے خطیب نے "الجامع" میں
روایت کیا ہے -

✻

عن سلیمان بن بریدۃ عن
ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا انبئک بآیۃ
لم تنزل علی احد بعد سلیمان
بن داؤد غیری بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم -
رواہ الطبرانی فی الکبیر
کنز العمال الجزء الاوّل
صفحہ ۱۳۹ شمار ۲۴۹۸

حضرت سلیمان بن بریدؓ نے اپنے والد
حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے
روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ
حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمہیں ایک ایسی آیت نہ بتاؤں
جو حضرت سُلیمان علیہ السّلام کے بعد میرے
سوا کسی پر نہیں اُتاری گئی؟ وہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم ہے - اسے طبرانی نے
کبیر میں روایت کیا ہے -

عن طلحة بن عبيد الله قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ترك بسم الله الرحمن الرحيم
فقد ترك آية من كتاب الله
وقد نزل علىّ فيما عد من ام الكتاب
بسم الله الرّحمٰن الرّحيم۔
رواه الديلمي ۔

كنز العمال الجزء الأوّل ص۱۳۹ شمار: ۲۵۰۰

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کو چھوڑا اُس نے
کتاب اللہ کی آیت کو چھوڑا۔ اور مجھ
پر اُتاری گئی ہے جو اُمّ الکتاب
شمار ہوتی ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

عن علي رضي الله عنه قال تنوّق
رجل في بسم الله الرحمن الرحيم
فغفر له
رواه ابن حبان والخطيب في الجامع

كنز العمال الجزء الاوّل ص۲۲ شمار ۴۰۵۶

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے جو آدمی بسم اللہ الرحمن الرحیم
پڑھے وہ بخش دیا جائے گا۔
اسے ابنِ حبان نے اور خطیب نے
"جامع" میں روایت کیا۔

عن ابن جريج قال بلغني
ان بسم الله الرحمن الرحيم
لم تنزل مع القرآن و
ان النبي صلے الله عليه وسلم
لم يكتبها حتى نزل انه
من سليمان وانه
بسم الله الرحمن الرحيم
فكتبها حينئذ قال
ما بلغني ذلك
ماهي الا آية من
القرآن۔
رواه عبد الرزاق
في الجامع

حضرت ابن جریجؓ سے روایت
ہے انہوں نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے
کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن
کے ساتھ نازل نہیں کی گئی نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں
لکھوایا یہاں تک کہ انہ
من سلیمان وانہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نازل ہوئی تو اسے لکھ لیا۔ اس نے
کہا مجھے یہ خبر پہنچی کہ یہ قرآنِ کریم
کی ایک آیت ہے۔
اسے عبدالرزاق نے "الجامع"
میں روایت کیا

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۲۲۰ شمار ۲۵۷

عن عطاء عن جابر بن عبد اللّٰہ
قال لما نزل بسم اللّٰہ الرحمن
الرحیم ھرب الغیم الی المشرق
وسکنت الریاح و ھاج البحر
واصغت البھائم باذانھا
ورجمت الشیاطین من السماء
وحلف اللّٰہ عزوجل بعزتہ لا یسمی
اسمہ علی شیء الا شفاہ ولا
یسمی اسمہ الا بارک فیہ
ومن قراء بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
دخل الجنۃ۔

حضرت عطا، جابر بن عبد اللہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ جب بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نازل ہوئی، بادل مشرق کی طرف
بھاگ گئے، ہوائیں رک گئیں،
سمندر میں جوش آیا، چار پایوں نے
کان لگائے اور آسمان سے شیطانوں
کو سنگسار کیا گیا اور اللّٰہ عزّوجل نے
اپنی عزّت کی قسم کھائی کہ جس پر اس
کا نام لیا جائے گا اس کو شفا ہو گی اور
جس پر اسکا نام لیا جائے گا اس میں
برکت ہو گی اور جس نے بسم اللّٰہ
الرحمٰن الرحیم پڑھی وہ جنّت میں داخل ہو گا

وعن ابی وائل عن عبداللہ	حضرت ابو وائل نے حضرت عبداللہ
بن مسعود قال من اراد ان	بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ینجیہ اللہ من الزبانیۃ	کیا ہے کہ جو شخص چاہے کہ انیس ملائکہ
التسعۃ عشر فلیقل بسم اللہ	دوزخ سے اللہ اسکو نجات دے
الرحمن الرحیم فانہا تسعۃ	تو اسے چاہیئے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عشر حرفا لیجعل اللہ تعالیٰ	پڑھے کیونکہ بسم اللہ کے انیس حرف
کل حرف منہا جنۃ من	ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر حرف کو کہنے والے
واحد منہم۔	کی ڈھال بنا دیتا ہے جس کے باعث وہ
	ہر فرشتے کے پنجہ آتشیں سے محفوظ رہتا
	ہے۔
وعن طاؤس عن ابن عباس	اور روایت ہے حضرت طاؤس
ان عثمان بن عفان سئل	سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

عن بسم الله الرحمن الرحيم
قال فقال هو اسم من اسماء
الله عزوجل وما بينه و
بين اسم الله الاعظم الا
كما بين سواد العين
وبياضها من القرب

کہ تحقیق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں
پوچھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
کہا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہ اللہ عزّوجل کے ناموں میں سے
ایک نام ہے اور بسم اللہ اور اسمِ اعظم
میں اسقدر نزدیکی ہے جس طرح کہ آنکھ
کی سیاہی اور سفیدی میں ہے۔

وعن انس بن مالك قال
قال رسول الله صلے الله عليه
وسلم من رفع قرطاسا
من الارض فيه بسم الله
الرحمٰن الرحيم اجلالا لله ان

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ
کی تعظیم کے واسطے کسی کاغذ کو جس پر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہو، اس

يداس كتب عنده من الصدّيقين
وخفف عن والديه وان كان
مشركين يعني العذاب وقيل
لم يرن ابليس اللعين مثل ثلاث
رنات فقط رنة حين لعن
واخرج من ملكوت السماء
ورنة حين ولد النبي صلى الله
عليه وسلم ورنة حين
انزلت فاتحة الكتاب لكون
بسم الله الرحمن الرحيم فيها۔

خیال سے اٹھالے تاکہ وہ کسی کے پاؤں
تلے نہ آجائے تو اللہ کے نزدیک
اس کا نام صدیقوں میں لکھا جاتا ہے
اور اسکے ماں باپ سے عذاب ہلکا کردیا
جاتا ہے اگرچہ وہ مُشرک ہوں اور کہا
گیا ہے کہ ابلیس لعین تین مرتبہ اس قدر
رویا ہے کہ اتنا کبھی نہیں رویا ایک اس
وقت جبکہ اس پر لعنت کی گئی اور اسے
(فرشتوں کی صُحبت اور) آسمانوں کی
ملکوت سے نکالا گیا اور دوسری مرتبہ جبکہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیے گئے اور تیسری مرتبہ جب
سورۃ فاتحہ نازل ہوئی کیونکہ اس (کے آغاز)
میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تھی۔

وعن سالم بن ابی الجعدان	اور حضرت سالمؓ بن ابو جعدؓ سے روایت
علیا قال لما انزلت بسم اللّٰه	ہے کہ تحقیق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللّٰہ
الرحمٰن الرحیم قال رسول اللّٰه	وجہہٗ نے بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کے
صلی اللّٰه علیه وسلم اوّل ما انزلت	نازل ہونے کے بارے میں کہا کہ حضور
هذه الاٰیة علی آدم فقال امن	اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ذریتی من العذاب ماداموا	اوّل مرتبہ یہ آیت حضرت آدمؑ پر
علی قرآءتها ثم رفعت	نازل ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ جب
فانزلت علی ابراهیم الخلیل	تک میری اولاد اس کے پڑھنے پر استقامت
فتلاها وهو فی کفة المنجنیق	رکھے گی عذاب سے محفوظ رہے گی اس کے
فجعل اللّٰه علیه النار بردا وسلما	بعد یہ آیت اٹھالی گئی پھر حضرت ابراہیم
ثم رفعت بعده فما انزلت	علیہ السلام خلیل اللّٰہ پہ یہ آیت اس وقت
الا علی سلیمان وعندها قالت	نازل ہوئی جب آپؑ منجنیق کے پلّہ
الملائکة الآن تم واللّٰه	میں تھے (اور نمرود کی بھڑکائی ہوئی آگ
ملکک ثم رفعت فانزلها	میں گرائے جا رہے تھے) تو آپؑ نے

الله عزوجل علی ثم تاتی
امتی یوم القیامة وهو
یقولون بسم الله الرحمن الرحیم
فاذا وضعت اعمالهم
فی المیزان رجحت
حسناتهم قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اکتبوها
فی کتبکم فاذا اکتبتموها
فتکلموا بها۔

اسے پڑھا تو اسکی برکت سے اللہ نے
آگ کو آپ کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی
والی بنا دیا۔ پھر یہ آیت اٹھالی گئی
اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل
کی گئی اور اس کے نازل ہونے پر فرشتوں
نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو مبارکباد
دیتے ہوئے کہا اللہ کی قسم! تمام ملک
پر آپ کی بادشاہت مکمل ہوئی پھر
یہ آیت اٹھائی گئی اور اس کے بعد اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت مجھ پر نازل فرمائی۔ قیامت
کے دن میری امت بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہتے ہوئے آئیگی تو جب اس کے اعمال
ترازو کے پلے میں رکھے جائیں گے تو انکی
نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائیگا۔ حضور اقدس

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی تحریروں کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو اور اسے پڑھو۔

عن عكرمة رحمة الله عليه انه قال اول ما خلق الله اللوح والقلم امر الله القلم فجرى على اللوح بما هو كائن الى يوم القيٰمة فاوّل ما كتب على اللوح بسم الله الرحمٰن الرحيم فجعل الله هذه الاية امانا لخلقه ما داموا على قراٰتها وهى قراٰة اهل سبع سمٰوٰت واهل الصفح الاعلى واهل سرادقات المجد والكروبيين والصافين

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے جب سب سے پہلے لوح و قلم کو پیدا کیا تو اللہ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ پس قلم لوح پر رواں ہوا اور وہ لکھی جو قیامت تک ہونے والی ہے پس قلم نے سب سے پہلے جو کچھ لوح پر لکھا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے پس اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق کو جب تک کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے میں ثابت قدم رہیں امان بخشی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وظیفہ ہے

والمسبحین فاوّل ما انزلت علی آدم علیہ السلام فقال قد امن ذرّیتی من العذاب ما داموا علی قراءتہا شہر فعت۔

ساتوں آسمانوں پر رہنے والوں کا اور اور اہالیان ذی مرتبت کا اور بزرگ اہلِ سرادقات کا اور ملائکہ مقربین کا اور ان فرشتوں کا جو ہمیشہ صف بستہ ہیں اور ان ملائکہ کا جو ہمیشہ تسبیح (و) تہلیل میں مشغول ہیں۔ پس جب سب سے پہلے یہ حضرت آدم علیہ السلام پر اتاری گئی تو انہوں نے کہا کہ میری اولاد جب تک اسکے پڑھنے پر ہمیشگی رکھے گی (ہر آفت و) عذاب سے محفوظ و مامون رہیگی اس کے بعد یہ اٹھالی گئی۔

فا نزلت علی ابراہیم الخلیل علیہ السلام فی سورۃ الحمد

پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر سورۃ فاتحہ کے ساتھ اس وقت

فتلاها وهو في كفة
المنجنيق فجعل الله
النار عليه برداوسلاماثم
رفعت بعده-

نازل کی گئی جب کہ وہ منجنیق کے پلہ میں
تھے پس اللہ نے آگ کو ان پر سرد کر دیا
اور (وہ) سلامتی کے ساتھ (اس سے
باہر آگئے) اسکے بعد پھر بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم اٹھالی گئی۔

فانزلت على موسٰى في
الصحف فيها قهر فرعون
وسحرته وهامان و
جنوده وقارون و
اتباعه ثم رفعت بعده
فانزلت على سليمان بن
داؤد فعندها قالت الملئكة
اليوم والله تم ملكك
يابن داؤد فلم يقرءها

پس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر صحیفوں
میں نازل کی گئی اور آپ اسکی برکت
سے فرعون و ہامان اور اس کے
لشکروں اور جادوگروں اور قارون
اور اس کے تابعوں پر غالب آگئے
پھر اٹھالی گئی اور پھر حضرت سلیمان بن
داؤد علیہ السلام پر اتاری گئی۔ اس کے
نازل ہونے پر فرشتوں نے کہا :
اے ابنِ داؤدؑ اللہ کی قسم! آج کے

سليمان على شئ الاخضع
له وامره الله ليوم ان لها
عليه ان ينادى فى اسباط
بنى اسرائيل الامن احب
منكم ان يسمع اية امان
الله فليحضر الى سليمان
فى محراب داود فانه يريد
ان يقوم خطيبا فلم يبق
محبوس نفسه فى العبادة
ولا سائح الا هرول اليه
حتى اجتمعت الاحبار و
العباد والزهاد والاسباط
كلها عنده فقام فرقى منبر
الخليل ابراهيم وتلا عليهم

دن آپ کی سلطنت و بادشاہت
مکمل ہو گئی پس آپؑ نے اسے
جس چیز پر پڑھا وہ آپؑ کی فرمانبردار
ہو گئی اور جس دن ان پر اللہ نے بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم کو اُتارا انہیں حکم دیا کہ
بنی اسرائیل کے گروہوں میں پکار
کر کہہ دیجیے کہ تم میں سے جو شخص وہ
آیت سننا چاہے جس میں اللہ کی طرف
سے امان ہے، وہ حضرت داؤدؑ
کی محراب میں سلیمان (علیہ السلام) کے
پاس حاضر ہو پس جب آپ نے کھڑے
ہو کر وعظ کا قصد کیا تو عبادت کے لیے
بیٹھے ہوئے اور چلنے والے اشخاص
میں سے کوئی باقی نہ رہ گیا جو آپ کی

ایة الامان بسم اللہ
الرحمن الرحیم فلم یسمعہا
احد الا امتلا فرحا وقالوا
نشہد انک لرسول اللہ
حقا فبہا قہر سلیمان
ملوک الارض وبہا افتتح
اللہ لنبیہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم مکة ثم
رفعت بعد سلیمان۔

طرف شریعت سے نہ آیا یہاں تک
کہ دانا عابد وزاہد اور ساری اولادِ
یعقوبؑ آپ کے پاس اکٹھی ہو گئی حضرت
سلیمان علیہ السلام منبرِ خلیل علیہ السلام
پر کھڑے ہوئے تو آپ نے ان کے
سامنے بہ آوازِ بلند آیتِ امان یعنی
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو کوئی سننے
والا ایسا نہ رہا جو خوشی اور مسرت سے
بھر نہ گیا ہو۔ پس انہوں نے کہا
ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے
سچے پیغمبر ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت
سے سلیمان علیہ السلام زمین کے بادشاہوں
پر غالب آئے اور اسی کی برکت سے اللہ نے
اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فانزلت على المسيح عيسى
ابن مريم ففرح بها واستبشر
بها الحواريون فاوحى
الله تعالى اليه يا ابن
العذراء اتدري اى
اية انزلت عليك انها
اية الامان قوله بسم الله
الرحمن الرحيم فاكثر
تلاوتها في قيامك و
قعودك ومضجعك و
مجيئك وذهابك وصعودك
وهبوطك۔

کے لیے شہر مکہ کو فتح فرمایا اور سلیمان
علیہ السلام کے بعد بسم اللہ پھر اُٹھالی گئی
پھر یہ بسم اللہ حضرت عیسٰی بن مریمؑ
پر اتاری گئی پس آپ مسرور ہوئے
اور آپؑ نے اپنے حواریوں کو اسکے
نزول کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے
حضرت عیسٰیؑ پہ وحی نازل کی اے
کنواری مریمؑ کے فرزند! کیا آپ
جانتے ہیں کہ آپ پر کونسی آیت
نازل کی گئی ہے؟ یہ آیت امان کی ہے
جو اللہ کا قول ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم
پس کھڑے، بیٹھے، سوتے جاگتے آتے
جاتے اور چڑھتے اُترتے (غرض ہر
حال میں) کثرت کے ساتھ پڑھو۔

فانہ من وافی یوم	پس جس شخص کے نامۂ اعمال میں قیامت
القیمۃ وفی صحیفتہ	کے دن آٹھ سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم	پڑھنا لکھنا موجود ہوگا اور وہ مجھ پر اور
ثمان مائۃ مرۃ وکان	میری ربوبیت پر ایمان رکھنے والا
مومنا بی وبربوبیتی	ہو تو میں اسے (دوزخ کی) آگ سے
اعتقتہ من النار وادخلتہ	آزاد کردوں گا اور بہشت میں داخل
الجنہ فلتکن افتتاح	کردوں گا پس چاہیئے کہ تمہاری نماز اور
قرآءتک وصلوتک۔	قرآت کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم
	سے ہو۔
فان من جعلھا فی	پس تحقیق جس نے اپنی قرائت
افتتاح قرآتہ وصلواتہ اذا	و نماز کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم
مات علی ذلک لم یرعہ	کو رکھا اور اگر وہ اسی حالت میں
منکر ونکیر ھون	مر گیا تو اسے منکر و نکیر نہ ڈرا سکیں گے
علیہ سکرات الموت	اور موت کی سختی اس پر آسان کی

و ضغطة القبر و كانت رحمتی
علیه و افسح له فی قبره النور
له فیه مد بصره و اخرجه من
قبره ابیض الجسم و الوان
الوجه یتلألأ نوره و احاسبه
حسابا یسیرا و اثقل موازینه
و اعطیه النور التام علی
صراط حتی یدخل الجنة
و امر المنادی ان ینادی
به فی عرصات القیمة
بالسعادة و المغفرة -

جائے گی اور وہ تنگیٔ قبر سے محفوظ رہیگا
اور میری رحمت اس کے شاملِ حال
رہے گی اور جہاں تک نظر کام کرتی ہے
میں اسکی قبر کشادہ اور منور کردونگا
اور اسے (حشر کے دن) قبر سے سر سے
پاؤں تک سفید جسم اور چہرے سے
(نورانی صورت میں) اٹھاؤں گا اسکا
نور چمک رہا ہوگا اور اس کا حساب
آسانی کے ساتھ لوں گا اور اسکی نیکی
کا پلڑا بھاری کردونگا اور اسے ایسی
مکمل روشنی عطا کروں گا جو پُل صراط پر
اسکی راہ کو روشن کرلے گی یہانتک کہ
وہ بہشت میں داخل ہوجائیگا اور اللہ تعالےٰ
ندا کرنے والے فرشتے کو حکم دے گا کہ وہ

ہنگامۂ محشر میں اس بندے کی نیک بختی
اور مغفرت کا اعلان کر دے
حضرت عیسٰے علیہ السّلام نے عرض کی
اے اللہ! میرے پروردگار! یہ نعمت
خاص میرے لیے ہے؟ ارشاد ہوا:
ہاں خاص تیرے لیے اور اس شخص کے
لیے جو تیرے عمل کی پیروی کرے
اور جو تیرے کہنے پہ چلے اور تمہارے بعد
احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی) امت
کے لیے اور حضرت عیسٰے علیہ السلام
نے اس امر کی خبر اپنے پیروکاروں کو
دی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسے
رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے
بعد تشریف لائے گا اس کا نام (نامی)

قال عیسی اللھم یارب فھذا
لی خاصۃ فقال لک خاصۃ
ولمن تبعک واخذ اخذک
وقال بقولک وھو لاحمد
وامتہ من بعدک و
اخبر عیسی بذلک اتباعہ
فقال ومبشرا برسول یاتی
من بعدی اسمہ احمد
من صفتہ ونعتہ وفضلہ
کیت وکیت واخذ میثاقھم
بالایمان بہ وجحدشانہ
عند ما رفعہ اللہ تعالی

الی السماء لاصحابه فلما
انقرض الحواریون ومن
اتبعه وجاء الاخرون
فضلوا واضلوا وبدلوا واستبدلوا
بالدین دینا هو فنعت
عندها آیة الامان من صدور
النصاری و بقیت فی
صدور مسلمی اهل الانجیل
مثل بحیرآء الراهب وامثاله
حتی بعث الله النبی
صلی الله علیه وسلم۔

احمد ہوگا۔ نیز انہوں نے صفت و
بزرگی ان کی (حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی) بیان کی کہ وہ
رسول اس اس طرح کا ہوگا (یعنی آپ
کا حلیہ اور آپ کی خصوصیات و صفات
کا ذکر کیا) اور حضرت عیلے علیہ السلام
نے اپنی قوم سے یہ عہد لیا کہ اجب حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوتو
ان پر ایمان لانا۔ پھر حضرت عیلی
علیہ السلام نے اللہ تعالے کیطرف آسمان پہ
اٹھائے جانے کے وقت آپ کی شان کا دوبارہ ذکر کیا
ان کے بعد جب انکے تابعین و حواری بھی چل بسے اور انکی
جگہ نئے آدمی آگئے پس وہ گمراہ ہوئے
اور دوسروں کو گمراہ کیا اور دین کو تبدیل

کیا اور اس کے بدلے دنیا کو اختیار کیا
پس اس وقت امان کی یہ آیت مبارکہ
نصاریٰ کے سینوں اور دلوں سے اٹھالی
گئی اور احبار راہب اور اس جیسے چند
عیسائیوں کے دلوں میں، جو انجیل مقدس
پر عمل کرتے تھے، اس کا اثر باقی رہا
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اقدس
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

فانزلت عليه في سورة
الحمد بمكة فامر
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فكتبت تلك على رؤس
السور وصدور الرسائل
والدفاتر فكان نزول

پس یہ آیت سورۃ فاتحہ کے ساتھ
مکہ کے مقام پر نازل کی گئی پس آپؐ
کے حکم کے مطابق اس آیت کو
سورتوں کے آغاز میں اور رسالوں
اور دفتروں کی ابتدا میں لکھا گیا
پس نبی اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر اس

هذه الاية على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتحا عظيما
وحلف رب العزة لعزته
ان لا يسمى مومن
موقنا على شئ لا باركت
له فيه ولا يقرءها مومن الا
قالت الجنة له لبيك وسعديك
اللهم ادخل عبدك هذا في
ببسم الله الرحمن الرحيم
فاذا دعت الجنة لعبد
فقد استوجب له دخولها

آیت کا نزول گویا آپ کے لیے ایک
بہت بڑی فتح ہے اور اللہ جل شانہ،
نے اس بات پر اپنی عزت و جلال
کی قسم کھائی کہ جو مسلمان صاحبِ یقین
کسی کام سے پہلے اسے پڑھے گا میں
اس میں برکت عطا فرماؤں گا اور جب
بندۂ مومن اسے پڑھتا ہے تو بہشت
اسے مبارکباد دیتی اور لبیک کہتی ہے
اور کہتی ہے کہ اے اللہ! اس بندہ کو
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے
بہشت میں داخل کر۔ پس جب بہشت
نے اس بندے کے لیے دعا طلب کی تو
اس کا بہشت میں داخل ہونا واجب ہوا۔

وقد قال صلى الله عليه وسلم	اور تحقیق حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
لا يرد دعاء اوله بسم الله الرحمن	نے فرمایا ہے کہ جس دعا کے پہلے
الرحيم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جاتی ہے
قال وانا امتى ياتون	وہ ردّ نہیں کی جاتی ۔
يوم القيامة وهم يقولون	اور فرمایا کہ جب میری امّت کے لوگ
بسم الله الرحمن الرحيم ۔	قیامت کے دن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فتثقل حسناتهم فى الميزان	کہتے ہوئے آئیں گے تو ان کی نیکیوں
فتقول الامم ما ارجح موازين	کا پلہ بھاری ہو جائے گا ۔
امة محمد صلى الله عليه وسلم	پس دوسری اُمتیں کہیں گی کہ امّتِ
لا يرد دعا اوله بسم الله	محمّدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو
الرحمن الرحيم قال وان	کس وجہ سے دوسروں پر ترجیح ہوئی
امتى يوم القيمة وهم يقولون	تو ان کے پیغمبر جواب دیں گے کہ
بسم الله الرحمن الرحيم فتثقل	ان کی امّت کے لوگ کلام کرنے سے
حسناتهم فى الميزان	پہلے اللہ جل شانہٗ کے تین نام لیتے

فتقول الامم ما ارجح	ہیں اور وہ تینوں نام ایسے معظم و مکرم
موازین امة محمد صلی اللہ	ہیں کہ اگر وہ ترازو کے ایک پلڑے
علیہ وسلم مبتدء کلامهم	میں رکھ دیے جائیں اور دوسرے پلڑے
ثلاثة اسماء من اسماء	میں تمام مخلوق کی برائیاں ہوں تو
الله تعالیٰ الکرام لو وضعت	ان کی نیکیوں کا پلڑا ان ناموں کی
فی کفة المیزان	برکت کے باعث بھاری ہوگا۔
ووضعت سئیات الخلق	
جمعیا فی الکفة الاخریٰ	
لرجحت حسناتهم۔	
قال وجعل الله تعالیٰ هذه	جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الایة شفاء من کل داء وعونا	نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اس آیت
لکل دواء وغنی من کل	کو بنایا ہے ہر بیماری سے شفاء،
فقر وسترا من النار واماناً	ہر دوا کی مددگار، ہر فقر سے تونگری،
من الخسف والمسخ والقذف	دوزخ کی آگ سے پردہ اور زمین

ما داموا علی قراءتها.

ہیں دھنس جانے اور صورتِ مسخ ہونے اور مصائب و آلام سے امان دینے والی جو کوئی اسے ہمیشہ پڑھتا رہے گا وہ ان سب آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

قوله عزوجل بسم الله

روی عن عطية العوفی عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان عيسی ارسلته امه رضی الله عنها الی الکتاب ليتعلم فقال له المعلم قل بسم الله الرحمن الرحيم فقال عيسی وما

عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ان کی والدہ رضی نے علم سیکھنے کے لیے مکتب میں بھیجا۔ معلم نے ان سے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو آپ نے اُستاد سے پوچھا کہ بسم اللہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم تو آپ نے فرمایا حرف "ب"

بسم الله قال لا ادری
فقال الباء بهاء الله والسین
سناء الله والمیم
مملکته

سے مراد ہے بِہَاءُ اللّٰہ یعنی اللّٰہ
کی روشنی اور حرف "سین" سے
مراد سَنَاءُ اللّٰہ یعنی اللّٰہ کے
مقام و منزلت کی بلندی ہے
اور حرف "میم" اشارہ ہے
مملکته، یعنی اللّٰہ کی شہنشاہی کی طرف۔

وقال ابو بکر الوراق
بسم الله روضة من
ریاض الجنّة لکل حرف
منها تفسیر علی حدة فالباء
علی ستة اوجه بارءُ
خلقه من العرش الی
الثری بیانه هو الله
الخالق البارئ من

اور حضرت ابوبکر وراقؒ نے فرمایا
کہ بسم اللّٰہ بہشت کے باغات میں
سے ایک باغ ہے اور اس کے ہر حرف
کے معنی کئی طرح پر ہیں چنانچہ حرف
"با" کے چھ معنی ہیں اوّل یہ کہ "با"
اشارہ ہے عرش سے تحت الثریٰ
تک مخلوقات کی تخلیق کی طرف یہاں
اشارہ ہے اس آیت کی طرف

العرش الى الثرى بصير
بخلقه من العرش الى
الثرى بيانه الله والله
بصير بما تعملون باسط
رزق خلقه من العرش
الى الثرى بيانه يبسط
الرزق لمن يشاء
ويقدر باقى بعد فناء
خلقه من العرش
الى الثرى بيانه كل
من عليها فان و
يبقى وجه ربك
ذوالجلال والاكرام
باعث الخلق بعد الموت

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
(وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا اور نکال
کھڑا کرنے والا) دوسرے معنی یہ ہیں
کہ اللہ تعالیٰ عرش سے تحت الثریٰ تک
تک اپنی مخلوق کو دیکھنے جاننے والا ہے
دلیل اسکی یہ آیت ہے وَاللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (اور
اللہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو)
تیسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ عرش سے
تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کی روزی
فراخ کرتا ہے۔ اس کا ذکر اس
آیت میں ہے۔ اللّٰهُ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ۔
اللہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ

من العرش الی الثریٰ
للثواب والعقاب بیانه
وان الله یبعث من
فی القبور بار بالمؤمنین
من العرش الی الثری
بیانه هو البر الرحیم

(عربی عبارت جاری ہے
بقیہ حصہ اگلے صفحہ پر دیکھیے)

کر دیتا ہے اور جسکی چاہے اس کی
روزی تنگ کر دیتا ہے) چوتھے
معنی یہ ہیں کہ عرش سے تحت الثریٰ
تک کی ساری مخلوق کے فنا ہونے
کے بعد اللہ ہی باقی رہنے والا ہے
بیان اس کا یہ آیت ہے کُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (روئے زمین
کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور صرف
تیرے پروردگار کی عظمت و بزرگی
والی ذات باقی رہے گی) اور پانچویں معنی
یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش سے تحت الثریٰ
تک قیامت کے دن سب کے ثواب یا عذاب
دینے کی خاطر دوبارہ پیدا کرنے والا ہے

(گذشتہ سے پیوستہ)

بیان اس کا یہ آیت ہے وَاَنَّ
اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
(اور اللہ انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں)
اور چھٹے معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہٗ عرش
سے تحت الثریٰ تک مومنوں کے ساتھ
احسان کرنے والا ہے یہ بیان اس آیت
میں ہے هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ (احسان کرنے
والا مہربان ہے)

اور

والسین علی خمسة اوجه
سمیع لاصوات خلقه من
العرش الی الثریٰ
بیانه ام یحسبون انا
لانسمع سرهم و نجوهم

سین کے پانچ معنی ہیں اوّل یہ کہ
اللہ سبحانہٗ عرش سے ثریٰ تک
اپنی مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے
اس کا بیان اس آیت میں ہے
اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ

سیّد قد انتہی سوددہ من
العرش الی الثریٰ بیانہ
اللہ الصمد سریع الحساب
مع خلقہ من العرش
الی الثریٰ بیانہ واللہُ
سریع الحساب سلام سلم
خلقہ من الظلمۃ من
العرش الی الثریٰ
بیانہ السلام المؤمن
ساتر ذنوب عبادہ من
العرش الی الثریٰ بیانہ
غافر الذنب وقابل التوب

سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ (کیا گمان کرتے
ہیں کہ ہم اُن کی چھُپی ہوئی
باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں جانتے؟)
دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ
سردار ہے اور عرش سے ثریٰ تک اسی
کی سرداری ہے اور وہ بے نیاز ہے
یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف اَللّٰہُ
الصَّمَدُ (اللہ بے نیاز ہے) تیسرے
معنی یہ ہیں کہ اللہ عرش سے فرش تک
اپنی مخلوق کا جلد حساب لینے والا ہے،
یہاں اشارہ ہے اس آیت کی طرف
وَاللّٰہُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
(اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے)
اور چوتھے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

عرش سے ثریٰ تک اپنی ساری مخلوق
کو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ یہ
اشارہ ہے اس آیت کی طرف
اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ (اللہ سبحانہٗ
نقائص سے منزّہ اور سلامتی دینے والا ہے)
پانچویں معنی اسکے یہ ہیں کہ اللہ سبحانہٗ،
عرش سے ثریٰ تک اپنے بندوں کے
گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے
اس کا بیان اس آیت میں ہے:
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
(اللہ سبحانہٗ، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول
فرمانے والا ہے)

والمیم علی اثنا عشر وجها	اور "میم" میں بارہ اشارے ہیں پہلا
ملک الخلق من العرش	اشارہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ عرش سے ثریٰ
الی الثری بیانه الملک	تک اپنی سب مخلوق کا بادشاہ ہے یہ
القدوس مالک خلقه	بیان اس آیت میں ہے اَلْمَلِکُ
من العرش الی الثری	اَلْقُدُّوْسُ (وہ بادشاہ ہے، قدوس ہے)
بیانه قل اللهم مالک الملک	دوسرا مفہوم یہ کہ اللہ سبحانہٗ عرش سے
منان علی خلقه من العرش	ثریٰ تک اپنی سب مخلوق کا مالک ہے
الی الثری بیانه بل الله	اس کا بیان اس آیت میں ہے۔
یمن علیکم مجید علی	قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ (آپ
خلقه من العرش الی الثری	کہیئے اے اللہ مالک اپنے ملک کے) تیسرے
بیانه ذو العرش المجید	معنی یہ ہیں کہ اللہ عرش سے ثریٰ تک اپنی
مؤمن امن خلقه من العرش	مخلوق پر احسان کرتا ہے۔ چوتھے معنی یہ ہیں
الی الثری بیانه وامنهم	اللہ سبحانہٗ عرش سے ثریٰ تک اپنی
من خوف مهیمن اطلع	مخلوق کے لیے بزرگی والا ہے بیان اس کا

على خلقه من العرش
الى الثرى بيانه المؤمن
المهيمن مقتدر على
خلقه من العرش الى الثرى
بيانه فى مقعد صدقٍ عند
مليك مقتدرٍ مقيتٌ على
خلقه من العرش الى
الثرى بيانه وكان الله
على كل شىءٍ مقيتٌ
مكرم اولياءه من
العرش الى الثرى
بيانه ولقد كرمنا بنى
ادم منعم على خلقه من
العرش الى الثرى بيانه

یہ آیت ہے ذُوالعَرشِ المَجِیدِ
(عزت والے عرش کا مالک ہے) پانچویں معنی
یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش سے ثریٰ تک اپنی
مخلوق کو امن و امان دینے والا ہے بحوالہ آیت
وَاٰمَنَهُم مِّن خَوفٍ (اور انہیں خوف
سے امن دیا) چھٹے معنی یہ ہیں کہ اللہ
سبحانہ، عرش سے ثریٰ تک اپنی مخلوق
کا نگہبان ہے اور سب حالات سے واقف
ہے اس کا حوالہ یہ آیت ہے اَلمُؤمِنُ
المُهَيمِنُ (اللہ امن دینے والا، حفاظت
کرنے والا ہے) ساتویں معنی یہ ہیں کہ
اللہ سبحانہ، عرش سے ثریٰ تک اپنی
سب مخلوق پر قدرت رکھنے والا ہے
اس کا بیان یہ آیت ہے فِی مَقعَدِ

اسبغ علیکم نعمه
ظاهرةً وباطنة مفضل
علی خلقه من العرش
الی الثری بیانه ان
الله لذو فضل علی الناس
مصور خلقه من العرش
الی الثری بیانه
الخالق البارئ المصوّر
وقال اهل الحقائق
وانما المعنی فی
بسم الله الرحمٰن الرحیم
التیمن والتبرّک و
حث الناس علی الابتداء
فی اقوالهم وافعالهم

صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ
اسچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ
کے حضور) آٹھویں معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہٗ
عرش سے ثریٰ تک اپنی مخلوق کی نگہبانی
کرنے والا ہے۔ اشارہ ہے اس آیت
کی طرف وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ مُّقِيْتًا (اور اللہ ہر شے کا نگہبان
ہے) نویں معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ عرش
سے ثریٰ تک اپنے دوستوں کو مکرّم
کرنے والا ہے یہ بیان اس آیت میں ہے
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (اور بے شک
ہم نے اولادِ آدم کو عزّت وتکریم عطا کی)
دسویں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش سے
ثریٰ تک اپنی مخلوق پر انعام کرنے والا ہے

بسم اللہ کما افتتح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کتابہ العزیز۔ بحوالہ آیت وَ اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً (اور اس نے تم پر ظاہری باطنی سب نعمتیں پوری کر دیں) گیارھویں معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہٗ عرش سے ثریٰ تک اپنی مخلوق پہ فضل و احسان کرنے والا ہے۔ یہ بیان اس آیت میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ (بے شک اللہ لوگوں پر ہر طرح سے احسان کرنے والا ہے) بارھویں معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہٗ عرش سے ثریٰ تک اپنی مخلوق کو شکلیں عطا فرمانے والا ہے یہ بیان اس آیت میں ہے اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے بنانے اور صورت دینے والا ہے) اور اہلِ حقیقت نے بیان کیا ہے کہ مُراد و معنیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے یہ ہیں کہ لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ برکت کے لیے اپنے اقوال و افعال کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کریں جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی معزز کتاب یعنی قرآنِ کریم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا ہے۔

اعلموا ان الناس اختلفوا	جان لو کہ مختلف لوگوں کے نزدیک
فی ھذا الاسم فقال خلیل	اس اسم کے معنی مختلف ہیں۔ خلیل بن
بن احمد وجماعته	احمد اور اہلِ عرب کی ایک جماعت کا
من اھل العربیة انه	کہنا ہے کہ یہ اللہ سبحانہٗ کا ایسا نام
اسم موضوع الله عزوجل	ہے جو خاص اسی کے لیے ہے اس نام
لا یشارکه فیه احد قال	میں اس کا کوئی شریک نہیں جیسا کہ
الله تعالیٰ ھل تعلم له	اللہ سبحانہٗ نے خود فرمایا ھَلْ تَعْلَمُ
سمیًّا یعنی ان کل	لَهٗ سَمِيًّا (کیا تم جانتے ہو کہ کوئی اللہ کا
اسم الله تعالیٰ مشترک	ہم نام ہے؟) علاوہ اس کے دیگر نام
بینه وبین غیره له علی	صفاتی ہیں اور دوسروں کے لیے بھی مستعمل
الحقیقة ولغیره علی	ہیں مگر اللہ تعالیٰ موصوف حقیقی ہے اور
المجاز الا ھذا الاسم	مجازاً وہ صفت غیر کے واسطے بھی بولی
فانه مختص به لان	جاتی ہے مگر یہ اسم (اللہ) ذاتِ
فیه معنی الربوبیة	خداوندی کے لیے مخصوص ہے۔

والمعاني كلها تحته الا
ترى انك اذا اسقطت
منه الالف بقي لله
واذا اسقطت من الله
اللام الاولى يبقى له
واذا اسقطت من له
اللام بقي هو۔

(اور مخلوق کے لیے بولا نہیں جا سکتا) اس
لیے کہ اس میں معنی خداوندی کے ہیں اور
دیگر سب صفتیں اور معنی اسی کے تحت
ہیں۔ واضح ہو کہ جب اللہ کا الف
حذف کیا جائے تو باقی رہ جاتا ہے
لِلّٰہ اور جب لِلّٰہ سے "ل" کو ساقط
کرے تو باقی رہ جاتا ہے لہ اور جب
دوسرا "لام" بھی حذف کیا جائے تو لفظ
"ہو" (ھ) رہ جائیگا۔

واختلفوا في اشتقاقه
فقال النضر بن شميل
هو من التاله وهو
التنسك والتعبد و
يقال اله الهة اى عبد

اور اس لفظ کے اشتقاق میں بھی
مختلف بیان ہیں۔ نضر بن شمیل نے
کہا کہ یہ اسم "تالہ" سے مشتق ہے اور
مفہوم اس کا بندگی و عبادت کرنا ہے
اور الہ کے معنی ہیں پوجا گیا۔ دوسرا

عبادةً وقال آخرون هو من الأله وهو الاعتماد ويقال ألهت الى فلانٍ الهاً اي فزعت اليه واعتمدت عليه معناه ان الخلق يفزعون ويتضرعون اليه في الحوادث والحوائج فهو يالههم اي يجيرهم فسمى الهاً كما يقال امام للذي يؤتم به فالعباد مولهون اليه اي مضطرون اليه في

نے کہا کہ یہ نام مشتق ہے اَلُہ سے اور اس کے معنی ہیں تکیہ یا بھروسہ کرنا جیسے عربی میں کہا جاتا ہے اَلِھْتُ اِلیٰ فُلَانٍ اَلَہً (میں نے اس کے حضور زاری کی اور اس پر تکیہ کیا) اس لحاظ سے اس کے معنی یہ ہوئے کہ تحقیق مخلوق عاجزی اور زاری سے اللہ کی درگاہ میں اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو عرض کرتی ہے اور وہ انکی حاجات پوری فرماتا ہے اور پناہ دیتا ہے اس سبب سے اس کا نام اِلٰہ ہوا جیسا کہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے اس کے تابع ہیں اور نفع وضرر ان کا امام کی طرف منسوب ہے پس بندے اپنے

المنافع والمضارّ كالو	نفعوں اور نقصانات میں حیران
اله المضطر المغلوب ۔	و پریشان مغلوب شخص کی مانند اللہ
	کے سامنے عاجز و بے بس ہیں ۔
وقال ابو عمرو بن العلاءؒ	اور ابو عمرو بن علاءؒ نے کہا کہ یہ اسم مشتق
هو من الهت فی الشئ	ہے اَلِهْتُ فِی الشَّیْءِ سے
اذا تحيرت فيه فلو نهند	(تو اس میں حیران ہوا اور نہ راہ پائے) گویا معنی
اليه و معناه ان العقول	اس اسم کے یہ ہوئے کہ انسانوں کی
تتحير في كنه صفته	عقلیں اللہ سبحانہ کی صفات و عظمت و
وعظمته والاحاطة بكيفيته	جاہ و جلال کی کیفیات کو احاطہ کرنے
فهو اله كما يقول	سے قاصر و عاجز ہیں پس اللہ سبحانہ الٰہ
للمكتوب كتابا و	ہے یعنی مخلوق کا حیرت دلانے والا
للمحسوب حسابا ۔	جیسے مکتوب کو کتاب اور محسوب کو
	حساب کہتے ہیں ۔
وقال المبرد هو من	اور مبرد نے بیان کیا کہ یہ اسم لقول عرب

قول العرب الهت الى	مشتق اَلِہْتُ الٰی فلاں سے ہے
فلان اى سكنت اليه	(یعنی میں نے اس کے پاس آرام پایا)
فكان الخلق يسكنون	گویا اللہ کی مخلوق اللہ کے ذکر سے
و يطمئنون بذكره	آرام وسکون پاتی ہے اور اللہ تے
قال الله عز وجل الا بذكر	ارشاد فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ
الله تطمئن القلوب -	تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (آگاہ ہو جاؤ کہ
	دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں)
وقيل اصله من الوله	اور کہتے ہیں کہ اصل اس لفظ کی
وهو ذهاب العقل	وَلَہٖ ہے اور اس کے معنی ہیں کسی پیارے
لفقدان من يعز عليه	شخص کے گم ہونے پر کسی کا ازخود رفتہ
فكانه يسمّٰى بذلك	ہوجانا پس اللہ کا یہ نام اس وجہ سے
لان القلوب توله بمحبته	ہے کہ تحقیق عقل اللہ کے جاہ وجلال
وتضطرب و تشتاق	کو اچھی طرح دریافت نہیں کر سکتی
عند ذكره	اور دل اسکی محبت کے دیوانے خوش اور مشتاق ہوتے ہیں

وقيل معناه المحتجب
لان العرب اذا عرفت
شيئا ثم حجب عن
ابصارها سمته لاها يقال
لاهت العروس تلوه
لوها اذا احتجبت فالله
تعالى هو الظاهر بالربوبية
بالدلائل والاعلام والمحتجب
من جهة الكيفية عن
الاوهام

اور بھی کہا گیا ہے کہ معنی اس اسم کے
پوشیدہ ہونے کے ہیں اس لیے کہ عرب
جس چیز کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور
پھر وہ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتی
ہے تو اسکو لاہ کہتے ہیں جیسا کہ محاورۂ
عرب میں ہے لَاهَتِ الْعُرُوْسِ
تَلُوْهُ لَوْهًا نئی بیاہی ہوئی عورت
پردے میں چلی گئی اور اس نے پردہ کیا
جیسا کہ پردے کا حق تھا) اس طرح
اللہ تعالیٰ اپنی خلاقی اور ربوبیت
دلائل اور نشانیوں سے ظاہر ہے اور کیفیت
جہت کے لحاظ سے اوہام سے
پوشیدہ ہے۔

وقيل معناه المتعالى
يقال لاه اى ارتفع
ومنه قيل للشمس
الهة ـ

وقيل معناه القادر على
الاختراع وقيل معناه السيد

الرحمٰن الرحيم قد قال
قوم هما بمعنى واحد
وهو والرحمة فهما من
صفات الذات وقيل
هما بمعنى ترك عقوبة
من يستحق العقوبة واسداء

اور بھی کہا گیا ہے کہ معنی اس کے
بلند ہونے والے کے ہیں اور کہا جاتا
ہے لَاہُ (بلند ہوا) اور اسی سبب سے
سورج کو اَلَہَۃ کہتے ہیں۔

اور کہا گیا ہے کہ معنی اس کے ہیں
بغیر نمونہ پیدائش پر قدرت رکھنے والا اور
بعضوں نے کہا ہے کہ اس کے معنی سردار
کے ہیں۔

اور رحمٰن و رحیم دونوں کے معنے کچھ لوگوں
نے "صاحبِ رحمت" لیے ہیں
اور یہ دونوں صفات اس ذاتِ پاک
کی ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان دونوں اسموں
کے معنی ترکِ عقوبت اور خطا وار کی
خطا معاف کرنے کے ہیں اور اس

الخیر الی من لا یستحقه	شخص کے ساتھ بھلائی کرتے کے ہیں
و هما من صفات الفعل	جو بھلائی کا مستحق نہ ہو۔ اور یہ دونوں اسم
وفرق الاخرون بینهما	صفات فعل کے ہیں اور بعضوں نے
فقالو الرحمٰن للمبالغة	ان دونوں کے معنوں میں فرق نکالا
فمعناه الذی وسعت	ہے اور کہا کہ لفظ رحمٰن مبالغہ کیلیے
رحمتہ کل شیٔ والرحیم	استعمال ہوا ہے کہ اللہ کی رحمت نے
دون ذلک فی الرتبة	ہر عام چیز کو گھیر لیا ہے اور رحیم خاص
و قال بعضهم الرحمٰن الطف	ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رحمٰن اللہ کی
علی جمیع خلقه مومنهم	ایسی صفت ہے جس کے معنی یہ ہیں
و کافرهم و برهم و	کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر، جس میں مومن
فاجرهم بان خلقهم	کافر نیکوکار اور بدکار سبھی شامل ہیں،
ورزقهم قال الله ورحمتی	یکساں مہربانی کرنے والا ہے اور اس
وسعت کل شیٔ والرحیم	نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اللہ
	سبحانہ، نے خود فرمایا وَرَحْمَتِی وَسِعَتْ

بالمؤمنين خاصة بالهداية
والتوفيق في الدنيا وبالجنة
والرؤية في الآخرة قال الله
تعالى وكان بالمؤمنين
رحيما فالرحمن خاص اللفظ
عام المعنى والرحيم عام
اللفظ خاص المعنى فالرحمن
خاص من حيث انه لا
يجوز ان يسمى به
احد غير الله عام من
حيث انه يشمل جميع الموجودات
من طريق الخلق والرزق
والنفع والدفع والرحيم

كُلَّ شَيْءٍ (میری رحمت ہر چیز پہ
حاوی ہے) اور لفظ رحیم مومنوں کے لیے
خاص ہے کہ ان کو راہِ راست دکھائی
اور دُنیا میں انہیں اعمالِ نیک کی توفیق
دی اور آخرت میں انہیں جنّت اور
اپنا دیدار عطا فرمائے گا جیسا کہ خود ارشادِ
باری تعالیٰ ہے - وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ
رَحِيمًا (اور اللہ تعالیٰ مومنوں پہ ہمیشہ
مہربان ہے) پس لفظ رحمٰن خاص ہے
اللہ تعالیٰ کے لیے البتہ معنیٰ اس کے عام
ہیں اور لفظ رحیم عام ہے لیکن معنی اس کے
خاص ہیں پس لفظ رحمٰن اللہ تعالیٰ کے
لیے خاص ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے
سوا کسی دوسرے شخص کا یہ نام رکھنا جائز

عام من حيث اشتراك
المخلوقين في المتسمى به
خاص من طريق المعنى
لانه يرجع الى اللطف
والتوفيق ـ

نہیں اور معنی اس کے اس وجہ سے
عام ہیں کہ اس نے تمام موجودات کو
تخلیق کیا اور سب کو روزی دیتا ہے
اور فائدہ پہنچاتا ہے اور ضرر سے بچاتا
ہے اور لفظ رحیم اس وجہ سے عام ہے
کہ یہ اللہ کی مخلوق کے لیے بھی بولا
جاتا ہے (جیسے کہا جاتا ہے فلاں شخص
رحیم ہے) اور معنی اس لفظ کے اس وجہ
سے خاص ہیں کہ وہ اللہ کے مخصوص لطف
(وکرم) و توفیق کی طرف توجہ دلاتا ہے
(یعنی بطورِ خاص مومنین پر اس کے لطف وکرم
کی طرف)۔

وقال ابن عباس
رضي الله عنهما هما

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا ان دونوں اسموں کے معنی

اسمان دقیقان احدھما	نہایت باریک ہیں اور ایک دوسرے
ادق من الاخر	سے زیادہ دقیق ہیں
وقال مجاھد الرحمٰن	اور مجاہد رضی اللہ عنہٗ نے کہا ہے کہ
یاھل الدنیا الرحیم باھل	رحمٰن کے معنی ہیں اہلِ دُنیا کے ساتھ
الاخرۃ وفی الدعاء یارحمٰن	مہربانی کرنے والا اور رحیم کے معنی ہیں
الدنیا یا	اہلِ آخرت کے ساتھ مہربانی کرنیوالا
رحیم الاخرۃ	اور دُعا میں آیا ہے۔ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا
	یا رَحِیْمُ الْاٰخِرَۃِ (اے رحمٰن دنیا کے
	اور رحیم آخرت کے)
وقال الضحاک الرحمٰن	اور ضحاکؒ نے کہا ہے کہ رحمٰن کے
باھل السماء حین	معنٰے ہیں اہلِ آسمان سے
اسکنھم السمٰوٰت	مہربانی کرنے والا اس سبب سے
وطوقھم الطاعات	کہ ان کو آسمان پر جگہ دی طوق عبادت
وجنبھم الافات	کا انکی گردنوں میں پہنایا۔ نہیں آفتوں

وقطع عنهم المطاعم	سے دُور (محفوظ رکھا) اور کھانے پینے
واللذات والرحيم	کی خواہش اور حاجات لذات سے
باهل الارض حين ارسل	انہیں مستغنی کر دیا اور رحیم کے معنی ہیں
اليهم الرسل وانزل	اہلِ دنیا پر مہربانی کرنے والا اس سبب
عليهم	سے کہ ان (کی ہدایت کے لیے ان) کے
الكتب	پاس پیغمبروں کو بھیجا اور انہیں کتابیں
	مرحمت فرمائیں۔
وقال عكرمة الرحمٰن	اور عکرمہ رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ رحمٰن
برحمة واحدة والرحيم	کے معنی ہیں ایک رحمت کے ساتھ
بمائة رحمة	رحم کرنے والا اور رحیم کے معنی سو رحمت
	کرنے والے کے ہیں۔
وروى ابو هريرة عن	اور حضرت ابوہریرہ رضؓ نے روایت کی
النبى صلى الله عليه وسلم	کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے
انه قال ان الله عزوجل	فرمایا: اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہیں ان

مائة رحمة وانه انزل	جن سے ایک رحمت زمین پر نازل
منها رحمة واحدة الى الارض	کی گئی اور اسے تمام مخلوقات میں تقسیم
فقسمها باين خلقه	کیا گیا۔ اسی کا اثر ہے کہ ایک شخص دوسرے
فيها يتعاطفون وبها	کے ساتھ مہربانی نرمی اور شفقت سے
يتراحمون واخرتسعة	پیش آتا ہے اور ننانوے رحمت
وتسعين لنفسه	اللہ نے خاص اپنے لیے محفوظ رکھیں
يرحم بها عباده يوم	قیامت کے دن وہ ننانوے رحمت
القيمة۔	اپنے بندوں پر نازل فرمائے گا۔
وفي لفظ اخر ان الله	اور دوسری روایت میں ہے کہ یہ
ضام هذه الى تلك فيكملها	ایک رحمت جو دنیا میں اتاری گئی ہے
مائة ويرحم بها عباده	اللہ سبحانہ، قیامت کے دن اسمیں ننانوے
يوم القيمة الرحمن الذى	رحمتوں ملاکر پوری سو رحمتوں سے
اذا سئل اعطى والرحيم	اپنے بندوں پر مہربانی فرمائے گا۔ رحمٰن
الذى اذا لم يسئل غضب ۔	وہ ذات ہے کہ جس سے سوال کیا جائے

تو عطا فرمائے اور رحیم وہ ہے کہ جس سے
اگر سوال نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی حدیث ابی
ھریرۃ من لا یسئل اللہ
یغضب علیہ

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ
اس پر غصّے ہوتا ہے۔

وقال الشاعر اللہ یغضب
ان ترکت سوالہ و بنو آدم
حین یسئل یغضب الرحمٰن
بالنعماء وھی ما اعطی
وحبا الرحیم بالآلاء وھی
ماصرف و زوی الرحمٰن

اور ایک شاعر نے کہا ہے کہ اللہ
سے ترکِ سوال کر دیا جائے تو وہ غصّے
ہوتا ہے لیکن انسان غصّے ہوتے ہیں
اگر ان سے سوال کیا جائے۔ رحمٰن کے
معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں
مہربان ہے اور نعمت عطا کرنے والا ہے
اور عطائے نعمت یہ ہے کہ اس نے سب

بالانقاد من النیران
کما قال جل من قائل
وکنتم علی شفا حفرۃ
من النار فانقذکم
والرحیم بادخال الجنان
کما قال ادخلوھا بسلام
امنین الرحمٰن برحمۃ
النفوس والرحیم
برحمۃ القلوب الرحمٰن
بکشف الکروب
والرحیم بغفران الذنوب
الرحمٰن بتبیین الطریق
والرحیم بالعصمۃ والتوفیق
الرحمٰن بغفران السیئات

طرح کے آرام و آسائش کے
سامان مہیا کر دیے) اور رحیم کے معنی
ہیں کہ اس نے بلاؤں سے محفوظ
رکھا اور رحمٰن کے (ایک) معنی یہ
ہیں کہ دوزخ کی آگ سے نجات
عطا فرمائی جیسا کہ اللہ سبحانہٗ نے
جو تمام کہنے والوں سے بزرگ ہے
اپنے کلام (قرآن کریم) میں ارشاد
فرمایا: "اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے
پر تھے سو اللہ نے تمہیں آگ سے بچا لیا"
اور رحیم کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رحمت
سے بہشت میں داخل کیا جیسا کہ ارشادِ
باری تعالیٰ ہے "تم بہشت میں امن و سلامتی
کے ساتھ داخل ہو جاؤ"، اللہ تعالےٰ

وان کن عظیمات والرحیم
بقبول الطاعات وان کن
غیر صافیات الرحمٰن
بمصالح معاشهم الرحیم
بمصالح معادهم الرحمٰن
الذی یرحم و یقدر علی
کشف الضر و دفع الشر الرحیم
یرزق
و یطعم
و لا یطعم
ان اللہ هو الرزاق
ذوالقوة المتین
الرحمٰن بمن حجده
والرحیم

آدمیوں کی جانوں پر رحم کرنے میں رحمٰن
ہے اور گناہ بخشنے میں رحیم، راہِ راست
دکھلانے میں رحمٰن ہے اور گناہوں سے
بچانے اور عبادت کی توفیق عطا کرنے
میں رحیم۔ گناہوں کے بخشنے میں اگرچہ
وہ بہت ہوں اور کبیرہ ہوں، اللہ تعالیٰ
رحمٰن ہے اور عبادت قبول کرنے میں
رحیم ہے خواہ وہ عبادت لوث و
عیب سے خالی نہ بھی ہو۔ لوگوں
کو معاش (دنیاوی زندگی) کی بھلائیوں
کے عطا کرنے میں رحمٰن ہے اور آخرت
کی بھلائیاں عطا کرنے میں رحیم۔
رحمٰن وہ ہے جو رحم کرے اور ضرر
دور کرنے اور نقصان روکنے پر قدرت رکھے

بمن وحدہ الرحمٰن بمن	رحیم وہ ہے جو روزی دیتا ہے
کفرہ والرحیم بمن	اور کھلاتا ہے مگر اسے کھلایا نہیں
شکرہ الرحمٰن بمن	جاتا (خود نہیں کھاتا) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ
قالــــلہ نداوالرحیم بمن	الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ
قالـــــــ	(اللّٰہ وہ ہے جو روزی دینے والا صاحب
فرد ا	قوت وقدرت ہے) رحمٰن بمعنی رحم
	کرنے والا اس شخص پر بھی جو اس کا
	انکار کرے اور رحیم، رحم کرنے والا ہے
	اس پر جو اُسے جانے اور مانے۔ انکار
	کرنے اور کفرانِ نعمت کرنے والے

کے حق میں رحمٰن ہے اور شکر کرنے والوں پر رحیم ہے۔ اللّٰہ سبحانہٗ رحمٰن ہے اس کے حق میں جو کسی کو اس کا ہمسر جانے (شرک کرے) اور رحیم ہے اس کے حق میں جو اس کے یکتا ہونے کا قائل ہو (مومن موحّد ہو)۔

قل بسم الله تجد عفو الله	بسم اللہ کہہ تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف
هذا سماعك عن القاری	کرے اور بسم اللہ کا سننا زبانِ خلق سے
فكيف سماعك من	ہے پس خالق سے سننا کیسا ہوگا!
الباری فهذا سماعك	یہ سننا اس وقت ہے کہ غمِ دنیا باقی ہے
والغم باق فكيف سماعك	اس وقت سننا کیسا ہوگا جب کہ اللہ
والرب ساق فهذا سماعك	ساقی ہوگا۔ یہ سننا تیرا بواسطہ غیر ہے
بواسطة فكيف سماعك	پس بے واسطہ اس کا سننا کیا لطف
بلا واسطة فهذا سماعك	دے گا۔ یہ سننا تیرا سرائے شیطان
فی دار الغرور فكيف	میں ہے ہمسائیگیٔ رحمٰن میں اس کا سننا
سماعك فی دار السرور	کیسا پُر لطف ہوگا! یہ سننا تیرا ذلیل
فهذا سماعك فی دار الشيطان	(بے حیثیت) بندوں کی زبان سے ہے
فكيف سماعك فی دار الرحمٰن	پس بادشاہِ عالی شان سے اس کا سننا
فهذا سماعك من عبد ذليل	کیسا حلاوت بخش ہوگا! یہ لذت خبر
فكيف سماعك من الملك	ہے پس کیا کیفیت ہوگی لذت نظر کی

الجليل هذه لذة الخبر	یہ لذتِ مجاہدہ ہے تو خیال کرنا چاہیئے
فكيف لذة النظر هذه لذة	کہ لذتِ مشاہدہ کیسی ہوگی! یہ لذتِ
المجاهدة فكيف لذة	بیان ہے تو کیا کیف ہوگا جب
المشاهدة هذه لذة	لذّتِ دیدار میسر ہوگی! ابھی تو فقط
البيان فكيف لذة	لذتِ غائبانہ ہے ذرا اس لذت
العيان هذه اللذة	کو تصور میں لاؤ جب حضوری نصیب
المغايبة فكيف لذة	ہوگی!!
المعاينة -	
قل بسم الله الذى	کہہ اُس اللہ کے نام کے ساتھ جس
تعالٰى عن الاضداد بسم الله	کی ذات اضداد سے بالاتر ہے۔ اس
الذى تنزه عن الانداد	اللہ کے نام کے ساتھ جو شرکت سے پاک ہے۔ اس اللہ کے
بسم الله الذى تقدس	نام کیساتھ جو اولاد سے پاک ہے اس اللہ کے
عن اتخاد الاولاد بسم الله	نام سے جس نے اپنے نور سے عالم
	کو منوّر فرمایا۔ اس اللہ کے نام سے

الذی نور الانوار بسم اللہ
الذی اکرم الابرار
بسم اللہ الذی قدر
الاقدار نورالقلب
والابصار بسم الذی
تجلی لقلوب الابرار فی
اوقات الاسحار بسم اللہ
الذی علم الاحباب الاسرار
فغمرها بالانوار واستودعها
الاسرار وازاح عنها الاخطار
وحفظها من رق الاغیار
وحط عنها الاثقال والاغلال
والاصار والاوزار اذا کان

جس نے نیکوں کو بزرگی عطا فرمائی
اس اللہ کے نام سے جس نے سب
چیزوں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا
اور دلوں اور آنکھوں کو روشنی عطا فرمائی
اس اللہ کے نام کے ساتھ جس نے
نیک لوگوں کے دلوں کو ساعت بہ
ساعت منوّر فرمایا، اس اللہ کے
نام سے جس نے اپنے دوستوں کو
اپنے راز سے مطلع فرمایا اور ان کے
دلوں کو انوارِ رحمت سے ڈھانپا اور
ان کے دلوں کو اپنے اسرار کا گنجینۂ
امانت بنایا اور ان کے دلوں کو
خوف و ہراس سے فارغ البالی عطا
فرمائی اور انہیں غیر کی بندگی و اطاعت

موصوفا في الاوّل بالاحسان
والافضال وغفران
الذنوب لاهل الاستغفار

سے بچائے رکھا اور ان سے
(گناہوں کے) بھاری بوجھ اور زنجیریں
دُور کر دیں اس واسطے کہ اللہ سبحٰنہٗ
کی ذاتِ والا صفات ازل سے
ہی احسان و فضل اور استغفار کرنے
والوں کے گناہوں کی مغفرت کی
صفت کے ساتھ موصُوف ہے۔

قل بسم الله اسم الذى
اجرى الانهار وانبت الاشجار
اسم من عمر البلاد باهل
الطاعة من العباد فجعلهم
لها اوتادا كالجبال
فصارت الارض بهو

کہہ بسم اللہ نام ہے اس کا جس نے
دریاؤں کو رواں کیا، درختوں کو نشوونما
دی، جس نے بستیوں اور شہروں
کو اپنے اطاعت گزار بندوں سے آباد
و معمور کیا اور انہیں ان شہروں کے لیے
میخیں بنایا جیسے پہاڑ میخیں ہیں زمین
کی پس وہ زمین انکے لیے گہوارے

لمن عليها كالمهاد | کے مانند بن گئی اور وہ چالیس شخص اللہ کی
فهم الاربعون | بارگاہ کے برگزیدہ ہیں جنہیں ابدال
الاخیار من الابدال | کہتے ہیں وہ پاکی کے ساتھ حق تعالےٰ
المتنزهون الرب | کی یاد کرتے ہیں اور کسی کو اس کا شریک و
عن الشركاء ولا اندادوملوك | ہمسر نہیں بناتے۔ یہ لوگ دنیا کے حاکم
في الدنيا وشفعاء الانام يوم | ہیں اور قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت
التناد اذخلقهم ربي | کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں
مصلحة للعالم | دنیا کی بھلائی اور رحمتِ بندگان
کے واسطے پیدا کیا ہے۔

بسم الله للذاكرين | بسم اللہ ذکر کرنے والوں کے لیے
ذخر وللاقوياء عز وللضعفاء | ذخیرہ ہے، صاحبِ قوت کی
حرز وللمحبين نور و | عزت ہے، عاجزوں کی پشت پناہ
للمشتاقين سرور | ہے، اللہ کے محبوں کے لیے نور
بسم الله راحة الارواح | ہے، مشتاقوں کے لیے باعثِ سرور ہے

بسم اللہ نجاۃ الاشباح
بسم اللہ نور الصدور
بسم اللہ نظام الامور
بسم اللہ تاج الواثقین
بسم اللہ سراج الواصلین
بسم اللہ معنی العاشقین
بسم اللہ اسم من اعز
عبادًا واذلّ عبادا بسم اللہ
اسم من جعل النار
لاعدائه مرصادا وجعل
الرویة لاحبائه میعادا
بسم اللہ اسم الواحد
بلا عدد بسم اللہ اسم
الباقی بلا امد بسم اللہ اسم

بسم اللہ روحوں کی راحت ہے، بسم اللہ
جسموں کے لیے باعثِ نجات ہے
بسم اللہ سینوں کا نور ہے بسم اللہ
سب کاموں کا سرانجام ہے بسم اللہ
عارفوں کا تاج ہے، بسم اللہ واصلان
حق کا چراغ ہے، بسم اللہ عاشقان
الٰہی کو غیر سے بے پروا کرتی ہے بسم اللہ
اس ذات کا نام ہے جس نے بعض
بندوں کو عزت دی اور بعض کو ذلیل و
خوار کیا، بسم اللہ نام اس ہستی کا ہے جس نے
(دوزخ کی) آگ کو اپنے دشمنوں کے
لیے گھات (منتظر) بنایا اور اپنے
دوستوں کے لیے (جنت کو گلزار اور
اپنے) دیدار کا وعدہ بنایا۔ بسم اللہ نام

القائم بلا عمد بسم الله	اس وحدہٗ لاشریک کا ہے جس کے
افتتاح كل سورة اسم	نام میں شمار کو دخل نہیں (وہ بے عدد و
من طابت به الخلوات	حساب ناموں کا مالک ہے) بسم اللہ نام
اسم من به تمت الصلوة	اس کا ہے جو بے انتہا مدّت تک (ہمیشہ ہمیشہ)
اسم من به حسنت	باقی رہنے والا ہے بسم اللہ اس کا نام
الظنون اسم من سهرت	ہے جو بغیر کسی سہارے کے قائم بالذات
له العيون اسم من قال	ہے، بسم اللہ ہر سورت کا آغاز ہے
للشئ كن فيكون اسم	بسم اللہ اس کا نام ہے جس کی یاد سے
من تنزه عن المساس اسم من	خلوت خانے آباد و خوش ہیں اور نام
استغنى عن الاناس اسم	اس کا ہے جس کے نام سے نماز ادا ہوتی ہے
من جل عن القياس	اور نام اس کا ہے کہ جس کی طرف
قل بسم الله حرفا حرفا	سب کے گمان نیک ہیں اور نام اس کا
تاخذ الاجر الفا الفا و	ہے جس نے آنکھوں کو بیداری بخشی
تحط عنك الاوزار جرفا	اور نام اس کا ہے جس نے چیزوں کو

من قالها بلسانه شهد الدنيا
ومن قالها بقلبه شهد
العقبی ومن قالها بسره
شهد المولی بسم الله
کلمة طاب بها الفم
بسم الله کلمة لا يبقی
معها الغم کلمة تمت
بها النعمة کلمة کشفت
بها النقمة کلمة خصت
بها هذه الامة کلمة جمعت
بين جلال وجمال فقوله
بسم الله جلال فی جلال
وقوله الرحمن الرحيم جمال
فی جمال فمن شهد جلاله

حکم دیا: کُن یعنی ہو جاؤ تو وہ اسی طرح
ہو گئیں، اور نام اس کا ہے جو (مخلوق
کے) محسوسات سے بالاتر ہے
(اور دوسرے نام کی مشابہت سے پاک ہے)
اور نام اس کا ہے جو لوگوں سے بے نیاز
ہے، اور نام اس کا ہے جو انسانوں کے
اندازے سے بزرگ تر ہے تو بسم اللہ کہہ
ایک ایک حرف کر کے تاکہ اس کا اجر
تجھے ہزار در ہزار حاصل ہو اور تیرے
بے حساب گناہ معاف کیے جائیں
جو شخص زبان سے کہے، دنیا اس کی گواہ
ہو جاتی ہے اور جو دل سے کہے آخرت
اس کی گواہ ہے اور جو کوئی پوشیدہ کہے
اللہ اس کا گواہ ہے۔ بسم اللہ ایسا کلمہ ہے

طاش ومن شهد جماله
عاش كلمة جمعت بين
قدرة ورحمة
فالقدرة جمعت طاعة
المتبعين والرحمة
محقت
ذنوب المذنبين

کہ اس کے کہنے سے مُنہ میں حلاوتِ
شیرینی پیدا ہوتی ہے بسم اللہ ایسا کلمہ
ہے کہ اس کے کہنے سے کوئی غم باقی
نہیں رہتا اور ایسا کلمہ ہے کہ اس پہ
سب نعمتیں تمام ہوئیں۔ وہ ایسا کلمہ
ہے کہ اس کے کہنے سے عذاب دُور
ہوتا ہے اور ایسا کلمہ ہے کہ جو خاص
اس امت کے واسطے مخصوص کیا گیا ہے
وہ ایسا کلمہ ہے کہ جلال و جمال دونوں
کو جمع کرتا ہے۔ حصہ "بسم اللہ" جلال در
جلال ہے اور قول "الرحمٰن الرحیم" جمال
در جمال ہے پس جس نے جلال کا مشاہدہ کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے
جمال کا مشاہدہ کیا اس نے تازہ زندگی پائی۔ وہ ایسا کلمہ ہے جو قدرت اور
رحمت کا جامع ہے قدرت نے فرمانبرداروں طاعت گزاروں کو جمع کیا اور رحمت نے
گناہگاروں کے گناہ مٹا دیے۔

قل بسم الله فكانه يقول
بي وصل من وصل الى
الطاعات ثم بنور الطاعات
وصل الى العيان ثم
استغنى بالعيان عن البيان
فصار قلبه وعاء للاسرار
وعلوم الاديان ومن
وصل الى الحبيب
نجا من النحيب ومن
وصل الى النظر استغنى
عن الخبر ومن وصل
الى الصمد نجا من الكمد
ومن وصل الى الرفاق

تو بسم اللہ کہہ گویا اللہ سبحانہٗ فرماتا
ہے جس نے طاعت کی وہ میری
حضوری میں باریاب ہوا اور بسبب
نورِ طاعت اُسے معائنہ و مشاہدہ
نصیب ہوا اور جس شخص نے آنکھوں
سے دیکھ لیا وہ بیان کا محتاج نہ رہا۔
پس اس کا دل اسرارِ الٰہی اور علوم دینیہ
کا مسکن بن گیا اور جو شخص اپنے محبوب
مطلوب کے وصال سے بہرہ مند ہوا اس
نے اشکباری و اضطراب سے فرصت
پائی اور جس نے اپنی نظر سے اجمالِ
محبوب کا مشاہدہ کیا اسے خبر (کسی
دوسرے کے بیان) کی احتیاج نہ رہی۔
جو اللہ بے نیاز کی بارگاہ میں پہنچا

نجا من الفراق ومن	اس نے غم واندوہ سے نجات پائی
وصل الی ذی المجد	اور جو اپنے حبیب کی رفاقت
سلم من الوجد	سے سرفراز ہوا، اس نے دردِ فراق
ومن وصل الی اللقاء	سے خلاصی پائی اور جو اللہ عزوجل
امن من الشقاء	کی بارگاہ میں باریاب ہُوا وہ آفتِ
	ہجر اور صدمہ فراق سے محفوظ ہوا اور
	جس نے دولتِ دیدار پائی اس کے
	بختِ خفتہ بیدار ہوئے اور وہ بدبختی
	سے محفوظ ہو گیا۔
قل بسم اللہ فالباء	تو بسم اللہ کہہ پس حرف "با"
بارئ البرایا والسین	اشارہ ہے مخلوقات پیدا کرنے والے
ستار الخطایا والمیم	کی طرف اور "سین" اشارہ ہے
المنان بالعطایا وقیل	خطاؤں کی پردہ پوشی کی طرف اور
	"میم" اشارہ ہے عطیۂ عظمیٰ کے

ان الباء برى من الاولاد
والسين سميع الاصوات
والميم مجيب
الدعوات وقيل اطعموا
فاني مطعمكم واسقوا
فاني ساقيكم وانظروا
لي فاني باقيكم وقيل
الباء بكاء التائبين
والسين سجود العابدين
والميم معذرة المذنبين
وقيل الله كاشف البلايا
الرحمن معطى العطايا الرحيم
غافر الخطايا بالله للعارفين

ساتھ احسان کرنے والے کیطرف
اور کہا گیا ہے کہ تحقیق حرف "با"
سے مراد یہ ہے کہ اللہ اولاد کی علت
سے پاک ہے اور "سین" سے مراد
آوازوں کا سننے والا ہے اور "میم"
کے معنی ہیں دعاؤں کا قبول کرنیوالا
اور کہا گیا ہے کہ "میم"، کے معنی ہیں
کھلا دیں ہیں تمہیں کھلانے والا
ہوں اور "سین" کے معنی ہیں پلاؤ تحقیق
میں تمہیں پلانے والا ہوں اور "یا"
کے معنی ہیں کہ میری طرف دیکھو کہ میں
تم سے باقی رہنے والا ہوں اور کہا گیا ہے
کہ "یا" اشارہ ہے توبہ کرنے والوں کی آہ و
زاری کا "سین"، اشارہ ہے عبادت گزاروں

الرحمن للعابدين الرحيم
للمذنبين الله الذي
خلقكم و هو احسن
الخالقين الرحمن الذي
رزقكم و هو خير
الرازقين الرحيم الذي
يغفر لكم و هو خير
الغافرين و قيل الله
باسباغ النعم الرحمن
الرحيم بالجود والكرم
الله باخراجنا من البطون
الرحمن باخراجنا من
القبور الرحيم باخراجنا

کے سجدوں کی طرف اور "میم" اشارہ
ہے گناہ گاروں کی عُذر خواہی اور
معذرت کا اور کہا گیا ہے کہ "اللہ"
کے معنی ہیں بلاؤں کا دُور کرنیوالا
"رحمٰن" کے معنی ہیں نعمتوں کا عطا کرنیوالا
اور "الرحیم" کے معنی ہیں خطاؤں کا
بخشنے والا اللہ آئینہ ہے عارفوں
کا، رحمٰن عابدوں کا اور رحیم ہے
گناہ گاروں کے لیے۔ اللہ وہ ہے جس
نے تم سب کو پیدا کیا اور وہ
احسن الخالقین (سب سے اچھا پیدا
کرنیوالا) ہے رحمٰن اس کی صفت
ہے جس نے تم سب کو روزی عطا
فرمائی اور وہ خیر الرازقین (سب سے بہتر

من الظلمت الی

النور۔

غنیۃ الطالبین

مطبع صدیقی

مطبوعہ لاہور

(پاکستان)

صفحہ ۱۹۲ تا ۲۰۳

روزی دینے والا) ہے اور رحیم وہ ہے

جو تمہیں بخش دیتا ہے اور وہ

خیرا لغافرین (سب سے بہتر بخشنے والا) ہے

اور کہا گیا ہے کہ اللہ نام ذاتِ باری تعالےٰ

کا اس لیے کہ اس نے اپنے بندوں پر

نعمتیں تمام کیں اور رحمٰن و رحیم اس کا

نام جود و کرم کی وجہ سے ہے۔ وہ مخلوق

کو ماں کے بطن سے پیدا کرنے پر

"اللہ" ہے، قبروں سے اٹھانے پر

"رحمٰن" ہے اور "رحیم" ہے کہ وہ ہمیں

(کفر کی) ظلمت سے نکال کر (اسلام کے)

نور کی طرف لایا۔

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

قال النبی اللہ تعالیٰ دارا فی الجنۃ یقال لہا دار النور کل شئ خلقہ اللہ فیہا من نورہ ھی فی الہواء لیس لہا طریق قیل یا رسول اللہ کیف یصعدون الیہا قال یقال لھم قولوا بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم فیطیرون الیہا۔

نزھۃ المجالس و منتخب النفائس

الجزء الاوّل صفحہ ۲۱ -

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک عالی شان اور خوبصورت محل بنایا ہوا ہے جسے دار النور کہا جاتا ہے اسکی ہر چیز نور ہی کی ہے اور وہ محل اُدھر ہوا میں لٹکا ہوا ہے اس میں آمد و رفت کرنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا گیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ؐ لوگ اس پر کیوں کر چڑھیں گے؟ فرمایا ان سے کہا جائیگا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو جونہی ان کے مُنہ سے یہ پاک کلمے نکلیں گے یہ لوگ اڑ کر ہوا میں پہنچ جائیں گے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم	ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من قرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کتب اللہ لہ بکل حرف	پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر حرف
اربعۃ آلاف حسنۃ و	کے بدلے چار چار ہزار نیکیوں کا ثواب
محا عنہ اربعۃ آلاف سیئۃ	لکھے گا اور چار ہزار خطاؤں کو معاف
ورفع اربعۃ آلاف درجۃ	کر دے گا اور چار ہزار درجے بلند فرمائے گا

نزھۃ المجالس و منتخب النفائس الجز الاول صفہ ۲۱

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اٰمِيْن

امروز سعید و مسعود و مبارک چہار شنبہ ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

ابوانیس **محمد برکت علی** لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علے اللہ العظیم

المستفیض **دارالاحسان** چک ۲۴۲ ر ب (دسوھہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان . فون نمبر: ۳۶۶۰۰

فیصل آباد
(پاکستان)

نشار آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور